# وَمَا اَرسَلنکَ اِلَّا رَحمَةً لِّلعَالَمِین

قاضی سلیمان منصور پوریؒ

﴿وما ارسلنک الا رحمة للعالمین﴾ (۱)

''ہم نے جو تجھے بھیجا ہے تو سب عالموں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے''

دنیا میں ہزاروں ناموراشخاص گزرے ہیں، جو آسمان شہرت پر روشن انجم ہو کر چمکے ان کے خطابات سے ان کی شخصیتوں پر روشنی پڑتی ہے۔ کسی کا لقب مہاراجہ ادھراج ہے، کوئی شہنشاہ کہلاتا ہے، کوئی مہادیو، کوئی مہابلی، کوئی تہمتن، کوئی رومین تن، کوئی گئوپال، کوئی فرزند نور، کوئی یودھا (بمعنی بیدار)، کوئی سولہ کلاں، سپورن، کوئی چندر بنسی، کوئی سورج بنسی وغیرہ وغیرہ۔

یہ اور اس جیسے دیگر خطابات اس شخص کی اپنی ذات و اوصاف کے متعلق ایک نمایاں خصوصیت کے مظہر ہیں، لیکن ایسے خطابات سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ دنیا بھر کی مخلوقات سے اس ہستی کو کیا نسبت ہے۔

لیکن رحمۃ للعالمین ایسا خطاب ہے جو صرف اسی نسبت اور تعلق کا مظہر ہے جو ممدوح الوصف کو مخلوقات کے ساتھ ہے۔

رحمت کے معنی پیار، ترس، دَیا، ہمدردی، غمگساری، محبت اور خبر گیری ہیں۔ان الفاظ کے معانی اس لفظ کے اندر پائے جاتے ہیں۔

کون شخص ہے جو یہ کہہ سکتا ہے کہ اسے مندرجہ بالا اخلاق کی کچھ ضرورت نہیں اور وہ ان اوصاف کے فیوض سے مستغنی رہ سکتا ہے۔ غالباً کوئی بھی ایسا شخص نہیں نکلے گا۔

عالم، علمیت کی صفت سے بنا ہے۔یعنی وہ ہر ایک شے جس میں نمودار ہونے، ظہور پکڑنے، اپنی اپنی ہستی کو نمایاں کرنے اور اپنے وجود کی نمود رکھنے کی قابلیت ہے، وہ لفظ عالم سے موسوم ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

اس لفظ کا استعمال انواع و اصناف و اجناس کے ممیّز کرنے میں اکثر کیا جاتا ہے۔ عالم جمادات، عالم حیوانات، عالم علوی، عالم سفلی اور جذبات و ذہنیات وکوائف کے لیے بھی استعارۃً اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ عالم شوق، عالم شباب وغیرہ۔

الغرض لفظ عالم کا استعمال مخلوق مادی و ذہنی تک وسیع ہے۔ عالمین صیغہ جمع ہے اور جملہ عوالم پر اس کا احاطہ ہے۔

اب اندازہ کریں اس مقدس ہستی کا جس کا سب سے پیار ہے۔ جو سب پر ترس کھاتا ہے، ہر ایک کا ہمدرد و غمگسار ہے، جس کی محبت عام ہے۔ جو ہر ایک کی مقتضیات کو اپنی تعلیم سے پورا کر سکتا ہے جو ہر ایک وساوس کو اپنے حقائق سے ہمدرد دوست بنا سکتا ہے۔ جس کے فیوض سے مادیات و ذہنیات تصورات تصدیقات کو شادابی و درستی، صحت اور صداقت حاصل ہوتی ہے۔

رب العالمین نے سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کو رحمت للعالمین فرما کر یہ ظاہر کر دیا ہے کہ جس طرح پروردگار کی الوہیت عام ہے اور اس کی ربوبیت سے کوئی ایک چیز بھی لاپرواہ نہیں رہ سکتی اسی طرح رسول کریم کی تعلیمات وتفہیمات سب کے لیے اور سب کے فائدہ کے لیے ہیں اور کوئی شے بھی حضورؐ کی رحمت سے خود کو مستغنی ثابت نہیں کر سکتی۔

شاید کسی بے فکرے کو یہ کہہ دینا آسان ہو کہ اسے سورج اور گرمی کی احتیاج نہیں۔ لیکن ایک عالم اور صاحب دماغ کے لیے یہ کہنا سخت دشوار ہے کہ اسے تعلیمات محمدیہؐ کی مطلقاً حاجت نہیں۔

دنیا اور دنیا کی قومیں غور کریں کہ نبوت محمدیہؐ کے بعد کیوں کر انہوں نے حضور ﷺ کی تعلیمات کا اقتباس بالواسطہ یا بے واسطہ طریق سے کیا ہے اور کیا کیا بھیس بدل بدل کر اس خرمن حیات سے خوشہ چینی کی ہے۔

حضور ﷺ کی سیرت پر غور کرو اور حضور ﷺ کے رحمۃ للعالمین ہونے کا مفہوم اس سیرت سے سمجھنے کی سعی کرو۔

ا۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے ۱۴، ۱۵ سال کی عمر میں حرب الفجار کو دیکھا اور اسی وقت سے

ایک قوم کا دوسری قوم پر حملہ آور ہونا، انسان کا انسان کو شکار غضب و وحشت بنانا، ناپسند فرمایا۔

۲۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس کی فطرت سلیمہ اور طینت طیبہ نے حلف الفضول کے عہد و پیمان کو مستحکم و استوار بنانا اور ایک شریف النفس کے لیے داد خواہی مظلوماں اور دستگیری مظلوماں، حفاظت مسافراں اور اعانت بے چارگاں کے اوصاف کا حاصل کرنا لازم ٹھہرایا۔

۳۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے، جس نے دشمن کو بھی دوست بنا لینے کی تدبیر سکھائی۔

﴿ادفع بالتی ھی احسن فإذا الذی بینک و بینہ' عداوۃ کانہ ولی حمیم﴾(۲)

''برائی کی مدافعت خوبی و نیکی سے کرو۔ پھر تو تمہاری عدوات والا بھی تمہارا گرم جوش دوست بن جائے گا''۔

۴۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے، جس نے عداوت کرنے والے دشمنوں، حقوق جائز سے محروم کرنے والے دشمنوں عبادت سے روکنے والے دشمنوں کے ساتھ بھی ہر ایک انتقامی کاروائی کرنے سے اہل ایمان کو روکا، اس وقت جب کہ اہل ایمان میں انتقام لینے کی طاقت وقوت بھی موجود تھی۔

﴿ولا یجرمنکم شناٰن قومٍ ان صدوکم عن المسجد الحرام ان تعتدوا﴾(۳)

''اس قوم کا بغض جس نے تم کو حرمت والی مسجد سے روک دیا تھا، اس امر کی طرف کھینچ کر نہ لے جائے کہ تم بھی ان سے خلاف انصاف کرنے لگو''۔

۵۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے کاہنوں کے ترہب کو، ہندوؤں کے جوگ اور سنیاس کو، یہودیوں کے فرقہ لامساس کو، یونانیوں کے گروہ کلبیہ کو، عیسائیوں کے نن اور منک کو اور ان سب کے افسوس ناک اور عبرت خیز نتائج کو دیکھا اور

﴿رھبانیۃ ن ابتدعوھا ما کتبنٰھا علیھم﴾(۴)

''رہبانیت تو لوگوں کی خود ساختہ گھڑت ہے۔ اللہ نے تو اسے انسان کے لیے کبھی مفید نہیں فرمایا''۔

کا فرمان سنایا اور لا رھبانیۃ فی الاسلام (۵) (اسلام میں رہبانیت نہیں) کے ارشاد

سے تمدن اور انسانیت کو تاج امتیاز فرمایا۔

۶۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جو یہودیوں کی ایک خاص نسل ہی کے افراد کو اللہ کی برگزیدہ قوم کے لقب سے مخصوص نہیں کرتا۔ جو کاتھولیکوں کی طرح آسمان کی کنجیاں شخص واحد کے ہاتھ میں سپرد نہیں کردیتا۔ جو گنگا اور بیہویا کے برہمنوں ہی کو نرگ اور سرگ میں آدم انسانی کے دھکیل دینے کی طاقت کا ٹھیکیدار نہیں بناتا۔ جو چین والوں کی طرح خاص رقبہ میں پیدائش کی بنیاد پر ان کو فرزندان آسمانی کا خطاب عطا نہیں کرتا۔

جو زرتشتیوں اور لاماؤں کی طرح پیروان خاص کے سوا باقی سب پر رحمت و افضال سے بھرپور خزانے بند نہیں کرتا۔

۷۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس کی نگاہ میں رومی، یونانی، مصری و سوڈانی سب مساوی ہیں۔ جس کے دربار میں مدعم، سوڈانی، بلال حبشی، فیروز خراسانی، سلمان پارسی، صہیب رومی، اثامہ نجدی اور عدی طائی پہلو بہ پہلو بیٹھے ہوئے ہیں، جہاں جندل کا بادشاہ اکیلا نہیں بلکہ عمان کا حکمران جفران آل حمیر کا مدعی الوہیت ذوالکلاع اور یمن کا بڑا کاہن ضماد غلامان بارگاہ سے بہت پیچھے صف نعال میں خرم و شادماں موجود ہے۔

۸۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جو یہود جیسی مخذول و مغضوب قوم کو جسے نہ صرف عیسائیوں نے بلکہ بت پرستوں نے بھی ذلیل و خوار ٹھہرایا تھا۔ مستقل قوم ہونے کا درجہ عطا فرماتا ہے اور معاہدات میں ان کو مساویانہ حقوق کے عطیہ سے شادکام فرماتا ہے۔

۹۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جو جملہ عیسائی اقوام کی اس وقت حفاظت فرماتا ہے جب کہ دوسری مذہبی کونسل پہلی مذہبی کو اور تیسری کونسل دوسری مذہبی نسل کو کفر و لعنت کا تحفہ پیش کرنے کے بعد اپنی مذہبی کاروائی کیا کرتی تھی۔

وہ عیسائیوں کے جان و مال کو اس وقت محفوظ فرماتا ہے، جب کہ مسیح کے جسم ایک روح یا دو روحوں کے ہونے کے مسئلے نے یروشلم اور روما اور مصر میں خون ریزی کو عام کر رکھا ہے۔

۱۰۔ رحمۃ للعالمین وہی ہے جس کی تعلیم لوتھر کی رہنمائی کرتی ہے، اس کے مخالف اسے خفیہ مسلمان ہونے کا الزام بھی لگاتے ہیں۔ مگر رحمۃ للعالمین کے فیوض سے استفادہ کرنے میں نہیں جھجکتا اور بالآخر یورپ کو الوہیت سے انسانیت پر لے آتا ہے اور ظاہریت پرستی کو گرجاؤں سے دور کر دیتا ہے۔

۱۱۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جو جملہ اقوام و ممالک عالم کو دین صحیحہ کی تعریف سے روشناس فرماتا ہے۔

﴿فطرة الله التى فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله ذلك الدين القيم﴾(۶)

''اللہ کی پیدا کردہ فطرت جس پر انسانی سرشت بنائی گئی ہے۔ اللہ کی پیدائش میں تبدیلی نہیں اسی کو دین قیم کہتے ہیں''

اہل روما نے اپنی اپنی مقدس کتابوں سے اور فلسفی اپنے بہتر رہنماؤں کی تعلیمات میں سے نکال کر دکھلائیں کہ دین صحیحہ کی یہ تعریف کبھی کسی اور جگہ بھی بتلائی گئی ہے۔

دین صحیحہ کے متعلق ایک دوسرا اصول سکھایا گیا ہے۔

﴿وما جعل عليكم فى الدين من حرج﴾(۷)

''دین کے متعلق ارادہ الٰہی یہ نہیں کہ وہ انسان کو تکلیف اور دشواری میں رکھے''

تیسرا اصول جس پر شریعت مصطفویہؐ کے احکام کا نفاذ ہوا ہے۔

﴿ولكن يريد ليطهركم وليتم نعمته عليكم﴾(۸)

''ہاں! شریعت سے ارادہ الٰہی کا مقصود یہ ہے کہ انسانوں کو پاک وصاف ٹھہرائے اور ان پر اتمام نعمت بھی فرمائے''۔

تعریف بالا اور اصول بالا کو مسلم رکھتے ہوئے بھی یہ ارشاد ہے۔

﴿لا اكراه فى الدين قد تبين الرشد من الغى﴾(۹)

''دین کے بارے میں کسی پر زور اور زبردستی نہیں ہدایت اور ضلالت کو کھلے طور پر واضح کر دیا ہے''۔

۱۲۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے، جس کی تعلیم اختلاف الوان اور تبلیل زبان اور تباین ملکی سے بہت بلند ہے۔جس کی تعلیم میں حسب ونسب کا خالی دعویٰ صداقت سے عاری ہے۔

۱۳۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے سب سے پہلے ھواللہ احد کے دین واحد کی دعوت یکساں طور پر خویش و بیگانہ کو دی۔جس نے سب سے پہلے احمر واسود، غربی وشرقی، مبتدین وغیر مبتدین کو قوم واحد بنایا۔ایک ہی کلمہ زبان پر، ایک ہی ولولہ دماغ میں، ایک ہی ارادہ دلوں میں قائم کر دیا۔

۱۴۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے ترہب اور تبتل میں تفریق کی، جس نے ایک گرہستی گرہست میں رہ کر سنیاسی بنایا اور جس نے مصائب دنیوی کے خوف سے قطع تعلق کرنیوالے کو ناخوشنودی رحمٰن کا مورد بتلایا۔

۱۵۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے امراض قلوب کو بیان کیا۔امراض کی علامات اور علاج کے طریقے بتائے جس نے قلب سلیم کی تعریف فرمائی اور قیام سلامتی کی تدابیر کو واضح کر دیا۔

۱۶۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے دیکھا کہ کہیں تو عورت کو اناج، غلہ، روپیہ، پیسہ کہ طرح دان میں دیا جاتا ہے (ہندومت) اور کہیں عورت کو بے روح بتایا جاتا ہے۔یا کبھی عورت کو مجسم شیطان تعبیر کیا جاتا ہے۔(سترہویں صدی سے پہلے پہلے کی عیسوئیت) کہیں اسے صرف اغراض شہوانی کا آلہ قرار دیا گیا ہے (یہودیت) اور کہیں بے جان زمین کی طرح اسے سب مردوں کا لکدکوب ہونا تجویز کیا ہے (ایران کے مزدکیہ و مانویہ) اور ان جملہ حالات میں اس کی شخصیت و ذہنیت اور حقوق کا ذرہ بھی پاس ولحاظ نہیں رکھا گیا۔ان جملہ مصائب کو دور کرنے کے لیے یہ حکم سنایا ہے۔

﴿ولھن مثل الذی علیھن﴾(۱۰)

''جیسے حقوق مرودوں کے عورتوں پر ہیں، ویسے ہی حقوق مردوں پر ہیں''۔

علم نحو میں لام استحقاق وتخصیص وتملیک کے لیے آتا ہے لہٰذا لھن کا لام عورتوں کو بہت کچھ حقوق عطا کرتا ہے ارشاد فرمایا:

''النسآء شقائق الرجال''(۱۱)

''عورتیں مردوں ہی کا ایک جزو اور حصہ ہیں یا عورتیں مردوں کے لیے گل وریحان ہیں''

ارشاد فرمایا: ''فاتقو الله فی النسآء''(۱۲)

''عورتوں کے معاملات میں تقویٰ الٰہی سے کام لینا''

۱۷۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے رسوم کی زنجیروں اور اندھی تقلید کی بیڑیوں اور آبائی مراسم کی ہتھکڑیوں سے انسان کو آزاد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے ان کارناموں کو اس طرح ظاہر فرمایا ہے:

﴿و یضع عنهم إصرهم و الا غلال التی کانت علیهم﴾(۱۳)

''بوجھ اتار دیے اور زنجیر وطوق کو ان سے اتار کر دور پھینک دیا''

۱۸۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے، جو قوموں کو قوموں کے ساتھ موالات کے اصول سکھاتا ہے اور عدم موالات کی حدود کو بھی قائم کر دیتا ہے تا کہ موالات کی تعریف جامع ہو جائے اور مانع بھی۔ حضور علیہ السلام نے یہ فرمان سنایا:

﴿و تعاونو ا علی البر و التقویٰ و لا تعاونوا علی الإثم و العدوان﴾(۱۴)

''جملہ اقسام نکوئی میں اور جملہ انواع خداترسی میں تم سب کے ساتھ تعاون کیا کرو اور جملہ اصناف گناہ میں نیز جملہ اشکال عدوان میں تم کسی کی مدد نہ کیا کرو''۔

۱۹۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس کا کام جملہ خصائل رذیلہ اور اخلاق نکوہیدہ سے انسان کو پاک و صاف کر دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿و یزکیهم﴾(۱۵) ''اور ان کی میل کچیل کو دور کر کے ان کو پاک وصاف بناتا ہوں''

۲۰۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جو انسانیت کے درجہ رفیع کو نہ تو زر و دولت کے لباس میں دیکھتا ہے اور نہ فقر و تہی دستی کے وقت اس کی نفی فرماتا ہے، بلکہ انسانیت کا مدار اور ابن آدم کہلانے کا استحقاق وہ صرف ایمان اور علم پر مبنی کرتا ہے۔

لفظ ایمان فرائض الٰہیہ پر اور لفظ علم واحباب وجود پر پوری طرح سے حاوی ہے۔ فرمان ذیل

پر غور کرو۔

﴿یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتو العلم درجات﴾(۱۶)

''اللہ تعالیٰ درجے بلند کرتا ہے، ان کے جو تم میں سے ایمان لا چکے ہیں اور ان کے جن کو علم دیا گیا''۔

فضیلت علمی کو اچھی طرح سے ذہن نشین کرنے کے لیے فرمایا

''فضل العالم علی العباد کفضلی علی ادنکم''(۱۷)

''عالم کی عابد پر فضیلت اتنی ہے جتنی نبی کو ادنی امتی پر ہوتی ہے''

۲۱۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے ابغض الحلال الی اللہ الطلاق (ابوداؤد) کے راز سے دنیا کو واقف بنایا اور سمجھایا کہ طلاق کا وجود خاص دشواریوں کے حل کرنے کے لیے ضروری ہے اور اس وقت طلاق کی ضرورت ایسی ہی ہو جاتی ہے، جس طرح ایک عضو میں سمیت آجانے کی وجہ سے اس کا جسمِ انسانی سے بذریعہ قطع و برید جدا کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اگرچہ قطع عضو بہر حال ناپسندیدہ سمجھا جائے۔

ہاں یہ حکم طلاق دینے والے کو سمجھایا جاتا ہے کہ اب وہ ایسے خطرناک فعل کا اقدام کرنے لگا ہے جو اللہ تعالیٰ کو صرف ناپسند ہی نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی اس سے بغض بھی ہے۔ لہٰذا جب تک یہ مسلم نہ ہو جائے کہ صرف یہی ایک صورت مرد کی بقا و صحت و حفاظت ایمان و عزت کے لیے رہ گئی ہے، اس وقت تک اس پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔

۲۲۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے طلاق کو روکنے کے لیے ایسی تدابیر کو ضروری ٹھہرایا جن پر عمل کرنے سے ہر ایک جلد باز اور ہر ایک انجام سے بے پرواہ اور ہر ایک مغلوب الغیظ کو طلاق کی برائی سے محفوظ فرمالیا ہے۔

(الف) زوجین کے اختلاف و شقاق کے مٹانے کے لیے پہلی تدبیر یہ بتائی کہ دو ثالث مقرر کیے جائیں ایک مرد کے گھرانے کا ایک عورت کے گھرانے کا۔ وہ دونوں ان زوجین کے حالات و شکایات کو

سنیں اور فیصلہ کردیں۔

(ب) اب بھی اگر اصلاح نہ ہو اور قصور کا بوجھ صرف عورت پر ہو تو مرد کو لازم ہے کہ کچھ عرصہ کے لیے ہم بستری ترک کردے یہ تدبیر بہت مؤثر ہے۔

(ج) اب بھی کوئی درستی نہ ہو تو تادیب کے طور پر ہلکی سی مار مارے، ہلکی مار یہ ہے کہ چہرہ پر نہ مارے۔ایسی ضرب نہ مارے جس سے جلد پر نشان نمایاں ہو جائے۔ یہ تدبیر بھی پست درجہ کی سمجھ والیوں میں مؤثر ہوتی ہے۔

(د) یہ تدبیر بھی ناکافی ثابت ہو، تب ایک طلاق دے سکتا ہے۔اس ایک طلاق دینے کے لیے شوہر کو اس وقت کا انتظار کرنا چاہیے جب وہ ماہواری ایام سے پاک صاف ہو جائے، ان ایام کا یہ انتظار بھی پہلی طلاق کی روک کے لیے ہے۔

اس طلاق کے بعد ضروری ہے کہ خاوند بیوی ایک ہی گھر میں رہیں۔ ایک ہی جگہ خواب کریں۔اس سکونت یک جائی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زوجین میں سے ہر ایک کو پھر اپنی خصلت و عادت اور فعل پر جس کی طفیل نوبت بحدے رسید ہوگئی ہے، غور کرنے اور اصلاح کرنے کا موقع مل جاتا ہے، اسی طرح پر اگر وہ رل مل بیٹھے، ایک نے دوسرے کی ہم بستری کا موقع حاصل کرلیا تو وہ ایک طلاق ان کو خاوند کی معاشرت سے ذرا روک نہیں۔

(ھ) ایک مہینہ گزر گیا، عورت کو دوسرے مہینے کے ایام بھی دیکھنے پڑے، انّ کے بعد پھر مرد کو دوسری طلاق دینے کا اختیار ہے۔لیکن اس دوسری طلاق کے بعد بھی زوجین کو ایک ہی جگہ رہنا سہنا سونا، بیٹھنا ہوگا۔اب پھر ایک مہینہ کی لمبی میعاد ان کے درمیان ہے، جذبات انسانی، جھوٹے غصہ، بے جا بدگمانیوں اور فضول شکایتوں کو جلد مغلوب و معدوم کر دیا کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہو گیا تو پھر یہ جوڑا میاں اور بیوی کا ہے اور دونوں طلاقوں کا ان پر بوجھ نہیں۔

(و) اب تیسری طلاق کا موقع آجائے، اس وقت جب عورت ماہواری مرض سے فارغ ہو، اب شریعت اسے بتلاتی ہے کہ دیکھ، یہ ہما تیرے ہاتھ سے نکلنے والی ہے، پرند اڑ جاتا ہے، تو کف افسوس ہی

ملنا پڑتا ہے۔ سمجھ لے، اور تیسری طلاق سے رک جا۔

ان ہدایات پر بھی اگر نفرت و شقاق کی بنیاد ایسی مضبوط ہے کہ مرد اب تک طلاق ہی پر تلا ہے تب شریعت اسے مجبور نہیں کرتی اور معاہدہ شادی کو لعنت زندگی کا طوق نہیں بنا دیتی۔

رحمۃ للعالمین کی تعلیم نہ تو یہ گوارا کر سکتی ہے کہ کسی وفادار بیوی کو محض کسی بیرونی جاہل کے طعن پر یکبارگی گھر سے نکال دے، جیسا کہ ستیا جی کا معاملہ ہے یا یہودیوں کی طرح جن کے نزدیک بیوی کا درجہ ایک ملازم کے برابر بھی نہیں بلا وجہ اور بے سبب شریک زندگی سے قطع تعلق کر لیا جائے۔ علی ہذا یہ بھی گوارا نہیں، کہ عورت پر تہمت زنا لگانے کے بغیر اس کی بدمزاجیوں، گستاخیوں یا امراض مخصوصہ کے بعد بھی اس سے گلوخلاصی نہ ہو سکے، جیسا کہ انجیل کی تعلیم کو سمجھ لیا گیا ہے۔ ہاں حقوق زوجین کا از حد خیال رکھتے ہوئے رحمۃ للعالمین نے ایک ایسی سڑک تیار کر دی ہے، جس میں نہ تفریط کی گھاٹیاں آتی ہیں اور نہ افراط کے پہاڑ حائل ہیں۔

۲۳۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے عرب کے اس رواج کو توڑا کہ میت کا ورثہ خاندان کے صرف ان لوگوں کو ملے گا جو تلوار و نیزہ اٹھا سکتے ہوں، عورت اور معصوم بچے، بیٹی، بہن کا کوئی حق نہیں بلکہ وہ ایک عورت کو باپ کی جائیداد سے بوجہ بیٹی ہونے کے، بھائی کی جائیداد سے بوجہ بہن ہونے کے، شوہر کی جائیداد سے بوجہ زوجہ ہونے کے اور اولاد کی جائیداد سے بوجہ والدہ ہونے کے متعدد حصے دلاتا ہے اور حضورؐ کے تعلیم کردہ قانون توریث کو اصولاً بہت سی غیر مسلم قوموں نے بھی لے لیا ہے۔

۲۴۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے وقف علی الاولاد کے آئین سے اولاد کو فقر، تنگدستی سے اور جائیداد کو تباہی سے اور خاندان کو ہلاکت سے محفوظ بنایا۔ اس مسئلہ سے دنیا کلیتہً ناواقف تھی۔

۲۵۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے جواز جنگ کے لیے مظلوم ہونے، حقوق ملی و قومی سے بلاوجہ محروم کر دیے جانے، دین حقہ کی حفاظت کرنے والوں کی جان و مال کے غیر محفوظ ہو جانے یا امن عامہ کا قیام مفقود ہو جانے اور مذاہب عالم اور ان کے اماکن عبادت کے معرض تلف میں آ جانے کو بطور شروط اولین قرار دیا۔ یہ حقیقت آیاتِ ذیل سے آشکار ہے۔

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا و ان اللہ علی نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق إلا ان یقولوا ربنا اللہ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیھااسم اللہ کثیرا.(۱۸)

''جنگ کرنے والوں کواذن دیا گیا کیونکہ وہ مظلوم تھےاور بےشک اللہ ان کی مدد کی ضرور قدرت رکھتا ہے یہ وہ ہیں جو اپنے وطن سے بلا سبب نکالے گئے صرف اس بات پر کہ انہوں نے اللہ کو اپنا پروردگار مان لیا تھا۔ہاں اللہ تعالیٰ اگر کچھ لوگوں کی دوسرے اشخاص کے ذریعہ مدافعت نہ کرتا تب یہودیوں کے معبد،عیسائیوں کے گرجا،صائبین کی عبادت گاہیں نیز مسلمانوں کی مسجدیں جن میں اللہ کا نام لیا جاتا ہے ضرور گرادی جاتیں''۔

۲۶۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے شراب کو قطعی حرام ٹھہرایا اور اسے ام الخبائث بتلایا اور اس تھوڑی ہی رعایت کا بھی (جو بالآخر انتہائی اجازت تک پہنچ جاتی ہے) جو پولوس نے مرعی رکھی تھی کہ تبدیل مزہ کے لیے پانی میں تھوڑی سی شراب ملا کر،سدباب کردیا۔

﴿انما الخمر والمیسر و الانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون﴾(۱۹)

''شراب اور قمار کو شرک منہیہ کے برابر برابر بیان فرما کر اسے شیطانی فعل بتایا اور پھر اس سے بچنے کا حکم محکم الفاظ میں صادر کیا۔تا کہ تم خلاصی پاؤ''

اس حکم کے ساتھ یہ تفسیر بھی شامل کردی کل ما اسکر کثیرہ و قلیلہ حرام (۲۰)

جس کی بڑی مقدار میں نشہ ہو،اس کی ادنیٰ مقدار بھی حرام ہے۔

۲۷۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے زنا کے جملہ اقسام کو جس کے عرب اور ہندوستان اور دیگر ممالک میں عجیب عجیب نام اس کی قباحتوں کو چھپانے کے لیے رکھ لیے گئے تھے اور اس حکم کو حرام

ٹھہرایا، منبر و محراب میں خوب شائع کیا۔

﴿والذین هم لفروجهم حافظون الا علی ازواجهم او مالملکت ایمانهم فانهم غیر ملومین فمن ابتغی ورآء ذلک فاولئک هم العادون﴾(۲۱)

''فلاح والے وہ ہیں جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں بیویاں اور وہ جن کے مالک ان کے داہنے ہاتھ ہوئے اس سے مستثنیٰ ہیں اور ان کی بابت ان پر کوئی ملامت نہیں مگر جو کوئی ان کے سوا اور عورت کی تلاش کرتا ہے تو وہ لوگ اللہ کی حدود سے بڑھ جانے والے ہیں''۔

۲۸۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے اسیران جنگ کی جان بخشی و رحم فرمائی کے اصول واضح فرمائے۔ تورات میں دشمنوں کی جان تو کیا، ان کے حیوانوں اور عورتوں کی جانوں کو بچانا بھی حرام اور موجب غضب الٰہی بتایا گیا تھا۔

﴿فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتی اذا اثخنتموهم فشدوا الوثاق فاما منا بعد و اما فداء﴾(۲۲)

''جب کافروں سے مٹھ بھیڑ ہو جائے تو ان کی گردنیں مارو اور جب ان کو چور چور کر دو تب مضبوط طریقہ سے ان کو باندھ لو اور پھر بعد ازاں ان پر احسان کر دیا ان سے فدیہ لے لو''۔

حملہ آور دشمن پر، مغلوب اور اسیر ہونے کے بعد، احسان نمائی یا فدیہ گیری کا اصول ایسا ہے کہ دنیا بھر کی تمام اقوام اس سے نابلد رہی ہیں اور عملاً کسی نے ایسے کارنامہ کی نظیر پیش نہیں کی۔ لیکن نبی ﷺ نے بدر و احد، مکہ و حنین کی فتوحات سے ہر موقع پر اسیران جنگ اور دشمنان دین اور قاتلان مومنین اور محاربین رسول کے ساتھ یہی معاملہ فرمایا۔

۲۹۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے بے پڑھی لکھی قوموں کے سامنے جو اپنے ان پڑھ ہونے پر فخر کیا کرتے اور ان پڑھ رہنے کو نوزائیدہ امی بچہ کی معصومی کا چربہ سمجھا کرتے تھے۔ علم سے روشناس کیا۔ علم کا درجہ ان کے دلوں میں قائم کیا، علم کا شائق بنایا، پھر ان کو معلم اور مقری کے منصب پر بلند فرمایا۔

﴿هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم اٰیاته و یزکیهم

ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلالٍ مبین﴾(۲۳)

''اللہ وہ ہے جس نے ان پڑھ لوگوں کو اپنا عظیم الشان رسول بھیجا جو انہی میں سے ہے، وہ ان کو اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا اور پاک بناتا اور کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور یہ لوگ تو اس رسول سے پہلے صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے''

﴿ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون﴾(۲۴)

''تم کو وہ کچھ سکھاتا ہے جس کو تم نہ جانتے تھے''۔

۳۰۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے امراض قلوب کو بیان کیا۔ امراض کی علامات اور علاج کے طریقے بتائے جس نے قلب سلیم کی تعریف بتائی اور قیام سلامتی کی تدابیر کو واضح کر دیا۔

۳۱۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے گناہگار انسان کو اسرار توبہ کی تعلیم دی۔ توبہ کے اجزاء بتائے۔ ہر ایک جزو کی جداگانہ خاصیت اور ترکیبی ماہیت کو تفصیل سے سمجھایا۔

۳۲۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے تزکیہ نفس، تصفیہ باطن کو جداگانہ ابواب میں مرتب فرمایا جس نے اخلاق فاضلہ اور ابواب احسان کو الگ الگ کر کے بتایا۔

۳۳۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے تقویٰ اور خشیت من اللہ، انقطاع تمام اور انس کامل، مدارج رجوع، مراتب احسان، حقیقت ورع وتوکل اور روح اخلاق وصدق اور مقامات قرب و رضا کا عرفان عطا کیا۔

۳۴۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے عبد اور معبود کے درمیان ایک حبل اللہ المتین کا نشان دیا۔ چاہِ ضلالت میں گرے ہوؤں کو آسمانی ہدایت پر پہنچ جانے کی تدبیر بتائی۔

۳۵۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے رہزنوں کو چوپانی اور بادشاہوں کو اخوانی سکھائی۔ جس نے غلاموں کو سلطانی دی۔ جس نے بساط کیانی پر اونٹ چرانے والوں کو بٹھلایا۔

۳۶۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے علوم مابعد الطبیعہ کا آثارِ نفسی وآفاقی سے مبرہن کیا۔ جس نے اعمال اور اعمال کا روح سے تعلق، جس نے میزان اور حق وباطل کا توازن بتلایا۔

۳۷۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے شمالی عرب کو روما کی غلامی سے اور جنوبی عرب کو ایران کی غلامی سے آزاد کیا۔ جس نے طوائف الملو کی کا خاتمہ کر دیا۔ جس نے قتل و غارت گری کو قتل و غارت کر دیا۔ جس نے خون انسانی کی قدر و قیمت کو سارے جہاں کی قیمتی اشیاء سے بڑھ کر قیمتی بتایا۔ جس نے ایران کو فواحش سے اور روما کو حیوانی تعیش سے نجات دی، جس نے تمام دنیا کی طرف امن کا ہاتھ پھیلایا۔ جس نے ایوان صلح کو مرتفع کیا۔ جس نے حتی تضع الحرب اوزارھا (۲۵) کے لیے جملہ مساعی کو ختم کر دیا۔

۳۸۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے غلامی کے نقائص دور کرنے کی تدابیر کیں۔ غلاموں کو برابر کا کھانا برابر کا پہننا، ان کی استطاعت سے بڑھ کر کام نہ لینا فرض ٹھہرایا اور اس طرح پر غلاموں کو خاندان کا ایک جزو یا ممبر بنا دیا۔

۳۹۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے غلام کو حق مکاتبت کو بخشا جس کا مطالبہ وہ عدالت میں کر سکتا ہے اور آقا مجبور ہے کہ اسے مقررہ قیمت پر آزاد کرے۔

۴۰۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے اسلامی سلطنت کی آمدنی صدقات میں سے ۸/۱ حصہ خزانہ میں غلامی کے مٹانے کے لیے مقرر فرمایا و فی الرقاب. (۲۶)

۴۱۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے مکاتبِ غلام کو چندہ دینے کا حکم سب کو دیا۔ حتیٰ کہ وہ آقا بھی چندہ دے جس کی غلامی سے اسے آزاد ہونا ہے۔

۴۲۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے قانون شریعت میں آزادی غلاماں کے لیے مواقع نکالے، اس کی تفصیل مسائل طہارت وصوم و حج کے ابواب میں دیکھنی چاہیے۔

۴۳۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے آقاؤں کو عتاق من النار کا ذریعہ آزادی غلام بتایا۔

۴۴۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے آزاد کو آقا کے برابر حقوق عطا فرما کر آقا کو غلام کا مولیٰ اور غلام کو آقا کا مولیٰ ٹھہرایا۔

۴۵۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے آزادی غلام کے بعد بھی آقا و غلام میں ایک ایسی نسبت،

ایک ایسا علاقہ پیدا کر دیا جو صرف خون کے رشتہ میں ہوتا ہے یعنی آقا کے لاوارث ہونے پر غلام کو اور غلام کے لاوارث ہونے پر آقا کو اس کا وارث ٹھہرایا۔

۴۶۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے غلاموں پر حصول قرابت وصہریت اور اخذ امارت وحکومت اور نصب امامت وولایت اور اعداء کو عطائے صلح وامان کے حقوق سے مالا مال فرمایا۔

اسلام سے پیشتر غلامی تو جملہ ممالک میں اور جملہ اقوام میں اور جملہ ادیان میں موجود تھی۔ کیا حضور رحمۃ للعالمین علیہ وسلم سے پیشتر کسی نے غلامی کے محور زائل کرنے اور غلاموں کو ایسے بلند مناصب تک پہنچانے میں بھی کوئی کاروائی کی۔ یہ ہندوستان اچھوت اقوام کی تعداد میں برہمنوں، کھتریوں اور ویش قوموں کی مجموعی تعداد سے بھی زیادہ ہے اور اچھوت ہونے کی بیڑی اور طوق اس طرح ان کا لازمہ جسم وروح ہوگیا ہے کہ سینکڑوں نسلوں اور ہزاروں، لاکھوں سالوں کی امتداد مدت بھی ان کو رہائی نہیں دلاسکتی اچھوت قومیں ہندولاء کے حکم سے معاشرت تمدن، علم اور مذہب کے جملہ حقوق سے قطعاً محروم رکھی گئی ہیں۔ برہمنوں کو شودروں کے مال کا مالک بنایا گیا ہے اور کوئی برہمن کسی شودر مقتول کے قتل میں مستوجب قصاص نہیں سمجھا گیا۔

اسلام میں کوئی انسان بھی اچھوت نہیں، سب کی جان و مال کو یکساں حرمت واحترام کے حقوق حاصل ہیں معاشرت اور تمدن میں سب برابر ہیں۔ ہر ایک ادنیٰ شخص سلطنت دنیوی یا امت دینی تک فائز ہوسکتا ہے۔

ہمارا یہ مضمون طویل ہورہا ہے اور کتاب ہذا کا موضوع یہ نہیں کہ ہر ایک مسئلہ پر پورے بسط سے تحریر کیا جائے۔ لہٰذا اس دلچسپ ودل ربا مضمون کو ہم اس جگہ ختم کرتے ہیں اور آپ سے یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ رحمۃ للعالمین صرف حضورؐ کی خصوصیت ہی نہیں بلکہ یہ بطور اسم اور علم بھی مستعمل ہے اور یہ نام کسی غیر کا تجویز کردہ نہیں۔ ماں باپ کا رکھا ہوا نہیں کسی شاعر کے تخیل کا نتیجہ نہیں، کسی فدائی کا جوش محبت میں کہا ہوا نہیں، بلکہ یہ ایک حقیقت ہے اور اس حقیقت کا انکشاف حق تعالیٰ نے فرمایا ہے، یہ ایک صداقت کا گنجینہ ہے اور اس گنجینہ کا نشان خود ہادی مطلق نے دیا ہے، یہ ایک بشارت ہے جسے قدرت ربانی ہر ایک مخلوق کے

کان تک پہنچانا چاہتی ہے یہ ایک نوید ہے جو عالمیاں کو شیفتہ احسانات الٰہیہ بناتی ہے۔

(ماخوذ از "رحمۃ للعالمین")

☆☆☆☆☆☆

# حواشی

۱۔ الانبیاء/۱۰۷ ۲۔ فصلت/۳۴
۳۔ المائدۃ/۲ ۴۔ الحدید/۲۷
۵۔ عجلونی، اسماعیل بن محمد، کشف الخفاومزیل الالباس، ۲/۲۷۷
۶۔ الروم/۳۰ ۷۔ الحج/۷۸
۸۔ المائدۃ/۶ ۹۔ البقرۃ/۲۵۶
۱۰۔ البقرۃ/۲۲۸
۱۱۔ ابوداؤد، السنن، کتاب الطہارۃ، حدیث نمبر: ۹۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
۱۲۔ ابوداؤد، السنن، کتاب المناسک، حدیث نمبر: ۸۴ ۱۳۔ الاعراف/۱۵۷
۱۴۔ المائدۃ/۲ ۱۵۔ الجمعۃ/۲
۱۶۔ المجادلۃ/۱۱
۱۷۔ علی متقی ہندی، کنز العمال، ۸/۲۱۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
۱۸۔ الحج/۴۰۔۳۹ ۱۹۔ المائدۃ/۹۰
۲۰۔ ابوداؤد، السنن، ۵/۱۱۱ ۲۱۔ المومنون/۵۔۷
۲۲۔ محمد/۴ ۲۳۔ الجمعۃ/۲
۲۴۔ البقرۃ/۱۵۱ ۲۵۔ محمد/۴ ۲۶۔ التوبۃ/۶۰